87864 ـ سیلز مین کے ہدیہ جات اور انعام و اکرام لینے کا حکم

سوال

میں ایک تجارتی سینٹر میں سیلزمین ہوں اور روزانہ اپنی پرائیویٹ گاڑی لے کر بیس کلو میٹر دور سے دوکان کے لیے سامان خریدنے جاتا ہوں، اس بنا پر کہ دوکان کا مالک مجھے میرے کام کے مطابق اجرت بھی نہیں دیتا، حالانکہ مجھے اس کے پاس پندرہ برس سے بھی زائد ملازمت کرتے ہوئے گزر گئے ہیں، اور اس نے مجھے کوئی حقوق بھی نہیں دیے، بلکہ کئی بار اس نے بلا وجہ میری تنخواہ سے کٹوتی بھی کر لی ہے، مالک کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ دوکان کا مالک وہ ہے اور جیسے چاہے وہ تصرف کر سکتا ہے، اس کے بعد کیا میرے لیے حق ہے کہ جہاں سے میں اشیاء خریدتا ہوں وہ مجھے جو ہدیہ دیں میں خود رکھ لوں، مثلا خریداری کرنے کے بعد اور وہ بھی مارکیٹ ریٹ سے کم ریٹ پر وہ یہ کہتے ہیں: یہ آپ کے پٹرول کے پیسے ہیں، آپ لے لیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سپر مارکیٹ کے مالک کے لیے بغیر کسی شرعی جواز کے ملازم کی تنخواہ میں کٹوتی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنا ظلم اور ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے.

اور ملازم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے حق کا مطالبہ کرے، اور مشروع اور جائز وسائل کے ساتھ اپنے سےظلم ختم کرنے کی کوشش کرے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں نے ایک شخص کے پاس کام کیا تو اس نے میری مکمل مزدوری نہ دی، بلکہ اس کے پاس کچھ رقم باقی ہے، تو کیا میرے لیے اس کے علم کے بغیر اتنی قیمت کی کوئی چیز لینا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ مالک کے علم کے بغیر اپنی باقی ماندہ مزدوری کی رقم کی قیمت کے مطابق کوئی چیز لیں، لیکن آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ مشروع اور جائز طریقوں سے اپنی باقی ماندہ مزدوری کا مطالبہ کریں،

چاہیے آپ کو اس کے لیے آپ کو عدالت میں درخواست دینا پڑے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 144).

دوم:

اصل یہی ہے کہ ملازمین کو جو تحفہ جات پیش کیے جاتے ہیں وہ جائز نہیں، اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں بہت ہیں، جن کا سوال نمبر (82497) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے.

اور یہ ہدیہ اور تحفہ جات جو سامان فروخت کرنے اور اس کی ترویج اور اسے متعارف کرانے والے، یا اسے لانےاور خریدنے والے ملازم کو دیے جاتے ہیں اس کی کئی ایك صورتیں ہیں جن میں سے چند ایك یہ ہیں:

1 ـ سامان کا ریٹ کم کرنا، یا سامان کے ساتھ اضافی اور مفت اشیاء فراہم کرنا، ملازم کے لیے ان اشیاء سے ذاتی فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ دوکان کے مالك کو واپس کرنا ضروری ہیں، کیونکہ ملازم تو اس کی جانب سے لین دین کرنے میں وکیل ہے، اس لیے جو بھی ہدیہ یا سامان کے ریٹ میں کمی ہو گی وہ اس کے مؤکل کو ملےگی، لیکن اگر مالك اسے لینے کی اجازت دے تو پھر صحیح ہے.

2 ـ ملازم کو قلیل سی رقم دی جانا، جسے انعام و اکرام کا نام دیا جاتا ہے، یا پھر اسے یہ کہا جائے کہ یہ تمہارے پٹرول کا خرچ یا اس کوئی اور کلام، اس انعام و اکرام کا بھی ملازم حقدار نہیں، یہ بھی انہی ہدیہ جات میں شامل ہوتے ہیں جس سے ملازمین کو روکا گیا ہے، اس کے نتیجہ میں غالبا ملازم کے کام اور امانت میں خلل پیدا ہوتا ہے، اس لیے وہ دوکان کے لیے بہتر اور فائدہ مند اشیاء نہیں لےگا، بلکہ وہ وہاں سے سامان خریدے گا یا وہاں فروخت کریگا جہاں سے اسے ہدیہ ملے، اور جو اسے انعام دے، حتی کہ فرض کریں اگر ملازم اس ممنوعہ کام جو کہ کام کی مصلحت میں مخل ہو تو بھی اس کے لیے ہدیہ قبول کرنا صحیح نہیں؛ اس لیے کہ شریعت غالب اور عام کا خیال کرتی ہے، سد الذریعہ کے لیے اس سے شریعت نے منع کیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك کمپنی میں کوئی شخص پرچیزر ہے، اور اس کمپنی سے اسے مقرر کردہ تنخواہ ملتی ہے، اور وہ اپنی اور ایك دوسری کمپنی کے درمیان واسطہ کا کام کرتا ہے، اور کمپنی کے لیے کچھ مشین و آلات خریدتا ہے، آلات فروخت کرنے والی کمپنی سے کمیشن لیتا ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ یہ کمیشن خود طلب نہیں کرتا، لیکن کمپنی کا مالك اس کے طلب کیے بغیر خود ہی اس پرچیزر کو کمیشن دیتا ہے، تو کیا یہ کمیشن شرعی شمار ہو گی ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جب اس پرچیزر کو اپنی کمپنی سے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے تو اپنی کمپنی کی مصلحت اور اس کے لیے آلات خریدنے کے سلسلے میں دوسری کمپنی کے ساتھ لین دین کرنے میں کمیشن لینا جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے گمان پیدا ہوگا کہ وہ اپنی کمپنی کے لیے ریٹ میں کوتاہی کر رہا ہے، اور جو اشیاء خرید رہا ہے اس کے معیار میں بھی کمی و کوتاہی کا گمان پیدا ہوتا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 147).

سوم:

اگر ملازم یہ ہدیہ قبول کرتا ہے تو اسے ان کے مالك کو واپس کرنا ہونگی، اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو وہ جس کمپنی یا ادارہ کے سبب سے اسے دیا گیا ہے انہیں دے "

دیکھیں: الحوافز التجارية التسويقية تاليف خالد بن عبد اللہ المصلح صفحہ نمبر (120).

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ کے لیے ان ہدیہ جات اور انعام و اکرام کو قبول نہ کرنا متعین ہے اور اگر آپ قبول کر لیں تو آپ پر لازم ہے کہ دوکان کے مالك کے علم میں لائیں اور اسے دیں، لیکن اگر وہ اس کی اجازت دے تو پھر آپ رکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم .